WWW.PAKSOCIETY.COM
چھن چھنگلو
اور
پُراسرار بادشاہ
IMRAN
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"چھن چھنگلو چھنگلو بندر اور شاملی کا حیرت انگیز کارنامہ"
چھن چھنگلو
اور
پُراسرار بادشاہ
مظہر کلیم ایم اے
یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

ناشران ــــ اشرف قریشی
ــــ یوسف قریشی
پرنٹر ــــ محمد یونس
طابع ــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ــــ ۷/- روپے

چھن چھنگو اور پینگو بندر صحرائے اعظم کے بوڑھے شیطان کا خاتمہ کرنے کے بعد کچھ دنوں تک حاتم جادوگر کی بیٹی شالی کے گھر میں مہمان رہے اور شالی نے اپنے اڑنے والے مور پر ان دونوں کو بٹھاکر تمام مصر کی خوب سیر کرائی۔ مگر چھن چھنگو اب فارغ بیٹھے رہنے سے اُکتا گیا تھا اس لئے اس نے ایک دن شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شالی اب ہمیں اجازت دو۔ کافی دن ہو گئے ہیں ہمیں یہاں رہتے ہوتے۔"

"نہیں چن چنگو! ابھی کہاں کافی دن ہوگئے
ہیں۔ ابھی تو میں نے تمہیں اور دُور
دُور تک سیر کرانی ہے۔" شاملی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"باقی سیر پھر کبھی کرلیں گے اب ہمیں
اجازت دو۔ شاید کوئی اور مظلوم ہماری
راہ دیکھ رہا ہو۔" چن چنگو نے فیصلہ کُن
لہجے میں کہا۔
"اگر ایسی بات ہے تو پھر میں بھی
ساتھ جاؤں گی۔" شاملی نے بھی مضبوط لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں شاملی! ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے
ساتھ کسی کو شامل نہیں کر سکتے۔" چن چنگو
نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے
خاتمے کا ٹھیکہ صرف تم ہی کو دے
رکھا ہے۔ میں ظالموں کا خاتمہ نہیں کر
سکتی؟ میں ہر قیمت پر تمہارے ساتھ
جاؤں گی۔" شاملی نے ضدی لہجے میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔
"بھئی خواہ مخواہ ضد نہ کرو۔ بس میں
نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ تم ہمارے
ساتھ نہیں جاؤ گی۔ ہم تو خانہ بدوش قسم
کے لوگ ہیں۔ نجانے ہمیں کہاں کہاں جانا
پڑے اور تم ہمارے ساتھ کہاں کہاں
خراب ہوتی پھرو گی۔" چن چنگو نے شاملی
کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"کہیں بھی جانا پڑے۔ میں ساتھ ضرور
جاؤں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ اگر تم
نہ مانے تو پھر میں رو پڑونگی۔" شاملی
نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔
اور چن چنگو پریشان ہوگیا کہ اب اس
مصیبت سے کیسے پیچھا چھڑائے۔
"دیکھو شاملی ———" چن چنگو نے اُسے
ایک بار پھر سمجھانا چاہا۔
"کچھ مت کہو۔ میں ساتھ جاؤنگی"۔ شاملی
نے اُسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔
"اچھا! اگر تم ضد پر اُتر آئی ہو تو

تمہاری مرضی۔ مگر پہلے اپنے باپ سے
تو پوچھ لو۔" آخرکار چھن چھنگو نے شالی کی
ضد کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔
"اوہ! میرے والد مجھے نیک کام کے
لئے کبھی منع نہیں کرسکتے۔" شالی نے خوشی
سے اچھلتے ہوتے کہا۔
اور عین اُسی لمحے شالی کا باپ حاتم
جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔
"بھئی کیا ہورہا ہے؟" حاتم جادوگر نے
ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔
"ابا جان! میں چھن چھنگو کے ساتھ جانا
چاہتی ہوں تاکہ اس کے ساتھ مل کر
ظالموں کا خاتمہ کر سکوں"۔ شالی نے اٹھکر
باپ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوتے بڑے
پیار بھرے انداز میں کہا۔
"دیکھئے جناب! میں اسے منع کررہا ہوں
کہ میرے ساتھ جانے کی ضد نہ کرے،
نہیں نجانے کہاں کہاں مارا مارا پھرنا پڑے

اور کیسے کیسے حالات پیش آئیں مگر یہ
نہیں مانتی۔ آپ ہی اسے سمجھائیے۔" چھن چھنگو
نے حاتم جادوگر سے مخاطب ہوکر کہا۔
"ابا جان! میں ضرور جاؤں گی۔ میں اپنی
اپنی حفاظت خود کرسکتی ہوں"۔ شالی نے
اپنے باپ سے کہا۔
"چھن چھنگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ظالموں کے
خاتمہ کے لئے پُراسرار صلاحیتیں دی ہیں اور
تم نے نجانے کتنے ظالموں کا خاتمہ کیا ہوگا۔ یہ
ایک بے حد نیک کام ہے۔ اگر میری بیٹی
بھی اس نیک کام میں شامل ہونا چاہتی
ہے تو تمہیں اسے روکنا نہیں چاہیئے اور
باقی رہ گیا حالات سے مقابلہ، تو یقین رکھو
شالی کو میں نے جادو میں اتنا طاق کر
دیا ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا
جادوگر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس
لئے مجھے یقین ہے کہ نہ صرف یہ اپنی
حفاظت کریگی بلکہ تمہاری امداد بھی کرے گی۔"
حاتم جادوگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور

شالی باپ سے اجازت ملتے ہی خوشی سے اُچھل اُچھل کر تالیاں بجانے لگی۔

"میرے پیارے ابا جان! آپ کی بے حد مہربانی"۔ شالی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اگر آپ بھی شالی کے ہم خیال ہیں تو ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ چپن چھنگو بھلا اب اور کیا کہتا۔

"شالی بیٹی! میں تمہارے بغیر بڑا بے چین رہوں گا۔ اس لئے جب بھی تمہیں فرصت ملے گھر کا چکر ضرور لگا لینا"۔ حاتم جادوگر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ابا جان! میں ضرور گھر کا چکر لگایا کروں گی۔ بس آپ میرے لئے دعا کیا کریں کہ میں چپن چھنگو کی توقعات پہ پوری اتروں"۔ شالی نے کہا۔

"اچھا چپن چھنگو! یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟" حاتم جادوگر نے اس بار چپن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال تو کوئی منزل نظر کے سامنے نہیں ہے۔ یونہی دنیا میں گھومتے پھریں گے جہاں کوئی ظالم ٹکرا گیا یا کسی ظالم کا اتہ پتہ چلا وہیں پہنچ جائیں گے"۔ چپن چھنگو نے جواب دیا۔

"ظالم تو دنیا میں ہر طرف پھیلے ہوتے ہیں۔ بس دیکھنے والی نظریں چاہئیں"۔ حاتم جادوگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی نظروں میں کوئی ظالم ہو تو مجھے بتائیے"۔ چپن چھنگو نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"مجھے زیادہ تو معلوم نہیں۔ البتہ میں نے سنا ہوا ہے کہ ملک ساسان کی پہاڑیوں کے پار ایک آگ نگری ہے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر وقت آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ سنا ہے اس آگ نگری کا بادشاہ بے حد ظالم ہے۔ وہ بے حد پُراسرار انسان ہے۔ وہ آگ پر حکومت کرتا ہے۔ اس نے شہ زور قسم کے سینکڑوں غلام رکھے ہوئے

ہیں۔" حاتم جادوگر نے جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ ظلم کیا کرتا ہے اس کا بھی تو پتہ چلے؟" چھن چھنگو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تفصیل تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اتنا سنا ہوا ہے کہ وہ دنیا بھر سے خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کر کے آگ نگری میں لے جاتا ہے۔ جو لڑکی ایک بار اس کے ہتھے چڑھ جاتے تو پھر اس کا پتہ نہیں چلتا۔" حاتم جادوگر نے جواب دیا۔

"اوہ! یہ تو واقعی ظلم ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان لڑکیوں پر بے حد ظلم کرتا ہو انہیں مار ڈالتا ہو۔ بہرحال پتہ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ واقعی ظلم کرتا ہے تو ایسے ظالم کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"بھئی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے تو بس سُن رکھا ہے۔ زیادہ تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ میں نے جادو

کے زور سے ایک بار اس کے متعلق تفصیل معلوم کرنی چاہی تھی مگر میرا علم آگ کے سمندر کی وجہ سے ناکام ہوگیا تھا۔" حاتم جادوگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود پتہ کر لوں گا۔ اچھا اب ہمیں اجازت۔" چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر حاتم جادوگر نے چھن چھنگو کو گلے سے لگایا۔ اپنی بیٹی شالی کی پیٹھ تھپکی اور پھر وہ دونوں پنگو بندر کو ہمراہ لئے محل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چھت پر پہنچ گئے۔

"شالی میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی آنکھیں بند کرلو اور پھر جب تک میں تمہیں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا۔" چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔

اور پھر شالی نے چھن چھنگو کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر آنکھیں بند کرلیں۔

ادھر پنگو نے پہلے ہی چھن چھنگو کا

ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

چند لمحوں بعد ہی ان تینوں کے جسموں کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کے قدموں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔

"لڑکی آنکھیں کھول دو، اور دیکھو کہ تم دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے موجود ہو۔" ایک گونجدار آواز بستر پر سوتی ہوئی لڑکی کے کانوں میں پڑی اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی جیسے اس کے جسم میں سے اچانک سپرنگ نکل آئے ہوں۔

"میں کہاں ہوں؟ میرا ساتھی کہاں ہے؟" لڑکی نے بے اختیار آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"تم آگ نگری کے بادشاہ اگن کے حضور میں پیش ہو۔ ہم آگ نگری کے بادشاہ اگن ہیں"۔ بستر کے سامنے ایک خوبصورت سی کرسی پر بیٹھے ہوئے بڑی بڑی مونچھوں والے شخص نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس نے بادشاہوں والا لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر بندھی ہوئی پگڑی پر ایک سفید رنگ کا پر لہرا رہا تھا۔

"آگ نگری کے بادشاہ اگن۔ مگر میں یہاں کیسے پہنچ گئی"؟ لڑکی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہم فضا میں سیر کرتے پھر رہے تھے کہ ہم نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ فضا کی بلندیوں پر ایک لڑکا اُڑتا چلا جا رہا ہے اس کا ایک ہاتھ ایک بندر نے پکڑ رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ تم نے۔ اور تم سب یوں تیزی سے اُڑ رہے تھے جیسے بجلی کوندتی ہے۔ پہلے تو میں نے حیرت سے یہ منظر دیکھا اور پھر مجھے تم اچھی

...ں۔ چنانچہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا اور ... جھٹکے سے اس بچے سے چھڑا لیا ...ر تمہیں لے کر یہاں آگیا۔ اُڑتے وقت ...ی تمہاری آنکھیں بند تھیں اور یہاں آنے ... بند رہیں"۔ اگن بادشاہ نے تفصیل سے ...تے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے چھن چھنگلو نے کہا تھا کہ ...ب تک میں نہ کہوں۔ آنکھیں نہ کھولنا ...ں لئے میں نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں ... مجھے کیا معلوم کہ میں اس سے جدا ... چکی ہوں"۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"چھن چھنگلو کون ہے؟ بڑا عجیب سا نام ...ے"۔ اگن بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے ...

... میرا وہی ساتھی جس کا ہاتھ پکڑ کر ...ں اُڑ رہی تھی۔ اس کا نام چھن چھنگلو ...ے اور اس کے ساتھی بندر کا نام پنگلو ...ے"۔ لڑکی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! اس بچے کا نام چھن چھنگلو ہے۔ مگر

میں حیران ہوں کہ وہ فضا میں
اڑ رہا تھا۔" اگن بادشاہ نے کہا۔
"اسے اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے
کے لئے حیرت انگیز صلاحیتیں دے
ہیں۔ فضا میں اڑنا تو اس کے
معمولی بات ہے۔" لڑکی نے مسکراتے
جواب دیا۔
"اچھا چھوڑو۔ پہلے تم اپنا تعارف
تمہارا نام کیا ہے؟" اگن بادشاہ نے
کو تاؤ دیتے ہوئے پوچھا۔
"میرا تعارف! میں ایک لڑکی ہوں
نام شالی ہے اور میں مصر کے سب
سے بڑے جادوگر حاتم کی بیٹی ہوں۔"
نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس
لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔
"شالی۔ بڑا خوبصورت سا نام ہے۔
طرح۔ اچھا تو شالی! بات یہ ہے کہ
ہر مہینے ایک نئی لڑکی سے شادی
ہوں اور مہینہ گزرنے کے بعد جب

نئی دلہن لے آتا ہوں تو پھر پرانی
بیوی کے ساتھ اس کے رویے کے مطابق
سلوک کرتا ہوں۔ اگر وہ پورا مہینہ مجھ کو
خوش رکھتی ہے تو میں صرف اس کو
اندھا کر دیتا ہوں۔ اور آگ نگری سے
باہر پھینکوا دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا
کہ کوئی لڑکی مجھے دیکھنے کے بعد کسی
اور مرد کی شکل دیکھے۔ اور اگر اس بیوی
کا رویہ ٹھیک نہ رہا ہو تو پھر میں
اسے اپنے غلاموں کے حوالے کر دیتا ہوں۔
میرے غلام بے حد ظالم ہیں وہ اس لڑکی
کو تڑپا تڑپا کر مار ڈالتے ہیں۔ میری پہلی
بیوی کا مہینہ گزرنے میں صرف پانچ دن
باقی رہ گئے ہیں۔ پانچ دنوں بعد میں اسے
چھوڑ دوں گا اور پھر تم میری نئی بیوی
بنو گی۔" اگن بادشاہ نے ایسے لہجے میں کہا
جیسے وہ شالی کو اپنی بیوی بنا کر اس
پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔
"اچھا! تو یہ ارادے ہیں تمہارے۔ مگر

ایک بات یاد رکھنا کہ میرا نام شالی ہے شالی۔ ابھی تم مجھے نہیں جانتے ہو اور جب تم جان لوگے تو پھر اس وقت کو روؤ گے جب تم مجھے یہاں لے آئے تھے۔" شالی نے قدرے غصے سے کہا۔

"اوہو! بڑے فخر ہیں تمہارے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں میں نے اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کرلیا ہے ورنہ میرے غلام پوری دنیا سے خوبصورت لڑکیاں چُن کر لے آتے ہیں۔ مگر میں صرف اسی سے شادی کرتا ہوں جو مجھے پسند آتی ہے باقی لڑکیوں کو میں ہلاک کرکے ان کی کھالوں میں بھُس بھروا کر میں نمائش کے طور پر رکھ دیتا ہوں۔" اگن بادشاہ نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی ایک ظالم انسان ہو اور چھن چھنگو کو تمہارا خاتمہ کرنا ہی چاہیئے۔ تم شادی کے متعلق سوچنے کی بجائے اپنی جان کی خیر مناؤ"۔ شالی

نے کہا۔

"اوہ! وہ بچہ بھلا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں آگ نگری کا بادشاہ ہوں۔ یہاں کسی کی کوئی پُراسرار صلاحیت کام نہیں کرتی۔ یہ آگ نگری ہے"۔ اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

"مگر مجھے تو یہاں کہیں آگ وغیرہ نظر نہیں آرہی۔ خوامخواہ آگ نگری بنا رکھا ہے اسے"۔ شالی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھنا چاہتی ہو تو دیکھو"۔ اگن بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی اور دوسرے لمحے پورے کمرے میں آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کمرے کے در و دیوار آگ سے بنے ہوئے ہوں۔

شالی نے فوراً ہی آگ بجھانے والا منتر پڑھ کر پھونک دیا۔ مگر دوسرے لمحے اُسے حیرت کا جھٹکا سا لگا۔ کیونکہ آگ

بجھنے کی بجائے اور تیز ہو گئی تھی۔

شالی نے ایک اور منتر پڑھا مگر بے کار۔ آگ بھڑکتی ہی چلی گئی۔

"سنو شالی! مجھے معلوم ہے کہ تم جادو کے منتر پڑھ رہی ہو۔ مگر اپنے جادو کو معطل جاؤ۔ آگ نگری میں کسی کا جادو نہیں چلتا۔ یہاں صرف میرا ہی حکم چلتا ہے۔" اگن بادشاہ نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

اب پہلی بار شالی کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں ہوئے۔ اب تک وہ بالکل مطمئن تھی کہ اپنے جادو کے زور سے اس بادشاہ کو شکست دے کر یہاں سے نکل جائے گی۔ مگر اس نے تجربہ کر کے دیکھ لیا تھا کہ اس کے جادو کا یہاں کوئی اثر نہ تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے جادو کا اثر نہ ہو۔" شالی نے کہا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے ایک اور منتر پڑھ کر

اگن بادشاہ پر پھونک دیا۔

اس بار اس کے منتر کا فوری نتیجہ نکلا اور اگن بادشاہ کے جسم کے گرد رسیاں نمودار ہوئیں اور پھر ان رسیوں میں اگن بادشاہ کرسی سے جکڑا گیا۔

"ارے ارے یہ رسیاں کہاں سے آ گئیں۔" اگن بادشاہ نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہا ہا اب پتہ چلا میرے جادو کا۔ کہتا تھا کہ یہاں جادو کا اثر نہیں ہوتا۔" شالی نے خوشی سے بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"نوگوش نوگوش۔" اچانک اگن بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور ابھی اگن بادشاہ کی آواز کمرے میں گونجی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور زیر جامہ پہنے ایک انتہائی لحیم شحیم اور طاقتور آدمی اندر داخل ہوا۔

"حکم میرے آقا۔" ٹارزن جیسے طاقتور جسم کے آدمی نے بادشاہ کے سامنے جھکتے ہوئے

پوچھا۔

"اس جادوگرنی کو پکڑ کر لے جاؤ اور آگ کے کنوئیں میں قید کر دو۔" اگن بادشاہ نے چیختے ہوتے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ شالی سنبھلتی اس لحیم شحیم اور ننگ دھڑنگ آدمی نے جھپٹ کر شالی کو یوں اٹھا لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو اٹھاتا ہے اور کمرے کے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔

شالی نے اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور تیزی سے ایک اور منتر پڑھنا شروع کیا۔ وہ شاید اگن بادشاہ پر کوئی اور جادو کرنا چاہتی تھی مگر لوگرش کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کا منتر ختم ہوتا وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس کے باہر نکلتے ہی اگن بادشاہ بھی رسیوں کی قید سے آزاد ہو گیا اور وہ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

[illegible]: اس کیلئے [illegible] دیکھیے۔

"آگ دیوتا، آگ دیوتا! اس جادوگرنی کا جادو ختم کر دو۔" اگن بادشاہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوتے کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کے ہاتھ مشعلیں بن گئے ہوں۔

چند لمحوں بعد ہی آگ غائب ہو گئی اور اب اگن بادشاہ کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ کیونکہ یہ آگ دیوتا کی طرف سے اس بات کی نشانی تھی کہ اس کی دعا منظور کر لی گئی ہے۔ اب شالی کا جادو آگ نگری میں ہمیشہ کے لئے بے اثر ہو گیا ہے۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور دوسرے لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے برآمدے میں لوگوش زمین پر تڑپ کر سیدھا ہوا اور اس نے جھپٹ کر ایک طرف کھڑی ہوئی شالی کو پھر اٹھا لیا۔

پوچھا۔

"اس جادوگرنی کو پکڑ کر لے جاؤ اور آگ کے کنوئیں میں قید کر دو۔" اگن بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ شالی سنبھلتی اس لحیم شحیم اور ننگ دھڑنگ آدمی نے جھپٹ کر شالی کو یوں اٹھا لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو اٹھاتا ہے اور کمرے کے دروازے کی طرف بھاگ لے پڑا۔

شالی نے اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور تیزی سے ایک اور منتر پڑھنا شروع کیا۔ وہ شاید اگن بادشاہ پر کوئی اور جادو کرنا چاہتی تھی مگر لوگوش کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کا منتر ختم ہوتا وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس کے باہر نکلتے ہی اگن بادشاہ بھی رسیوں کی قید سے آزاد ہو گیا اور وہ اچھل کر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

لے:- اسے کھینچتے ہوئے دیکھیے۔

"آگ دیوتا، آگ دیوتا! اس جادوگرنی کا جادو ختم کر دو۔" اگن بادشاہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کے ہاتھ مشعلیں بن گئے ہوں۔

چند لمحوں بعد ہی آگ غائب ہو گئی اور اب اگن بادشاہ کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ کیونکہ یہ آگ دیوتا کی طرف سے اس بات کی نشانی تھی کہ اس کی دُعا منظور کر لی گئی ہے۔ اب شالی کا جادو آگ نگری میں ہمیشہ کے لئے بے اثر ہو گیا ہے۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور دوسرے لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے برآمدے میں لوگوش زمین پر تڑپ کر سیدھا ہوا اور اس نے جھپٹ کر ایک طرف کھڑی ہوئی شالی کو پھر اٹھا لیا۔

"کیا ہوا تھا نوگوش؟" اگن بادشاہ نے نوگوش سے پوچھا۔

"آقا! جیسے ہی میں کمرے سے باہر نکلا۔ اس لڑکی نے مجھے جانور بنا دیا۔ مگر چند لمحے پہلے ہی میں پھر اپنے اصلی روپ میں آگیا۔ اب میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے جارہا ہوں۔" نوگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ لڑکی جادوگرنی ہے اور اس نے تم کو جادو سے جانور بنا دیا تھا مگر میری درخواست پر آگ دیوتا نے ہمیشہ کے لیے اس کا جادو ختم کر دیا ہے۔ اب یہ ایک عام سی لڑکی ہے۔ اسے آگ کے کنوئیں میں پھینک دو۔ پانچ روز بعد ہم اس سے زبردستی شادی کریں گے اور ایک مہینہ گزرنے کے بعد اسے عبرت ناک سزا دیں گے۔" اگن بادشاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میرے آقا! ایک ماہ بعد اس لڑکی کو آپ میرے حوالے کر دیجئے گا۔

میں اس سے اپنے جانور بننے کا ایسا انتقام لونگا کہ اس کی روح بھی ہمیشہ تڑپتی رہے گی۔" نوگوش نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہیں ضرور اس سے انتقام لینے کا موقع دونگا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔" اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

"بہت بہت شکریہ میرے آقا!" نوگوش نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ہاتھوں میں جکڑی ہوئی شالی کو اٹھائے محل کی ایک راہداری میں بھاگتا چلا گیا۔ شالی اس کے ہاتھوں میں تڑپتی رہ گئی۔ اس نے مختلف قسم کے منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر سب بے کار۔ اس کا جادو واقعی بے اثر ہوچکا تھا اور وہ بے بس ہوکر رہ گئی۔

چن چھنگو، شالی اور پنگو بندر کا ہاتھ پکڑے فضا میں اُڑا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اُسے محسوس ہوا کہ جیسے شالی نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو۔ چونکہ وہ فضا میں اُڑ رہا تھا اور اُڑتے وقت بندر بابا نے اُسے ہمیشہ سختی سے آنکھیں بند رکھنے کے لئے کہا تھا اس لئے وہ چاہنے کے باوجود بھی آنکھیں کھول کر صورتِ حال نہ دیکھ سکا۔ مگر اُسے اطمینان تھا کہ شالی بذاتِ خود بہت بڑی جادوگرنی ہے اس لئے اس کا ہاتھ چھوڑنے کے باوجود نیچے نہ

گرے گی۔ مگر اس کے باوجود اس نے انتہائی تیزی سے نیچے اترنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین پر ٹکے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ ایک لق و دق صحرا میں موجود تھا۔ جس کے شمالی کنارے پر بہت دُور پہاڑیوں کی چوٹیوں کے ہلکے ہلکے آثار نظر آ رہے تھے۔

پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں اور پھر جب اس نے شالی کو نہ دیکھا تو وہ بول پڑا۔

"چن چھنگو! شالی کہاں ہے"؟ پنگو نے حیرت اور تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں خود حیران ہوں۔ فضا میں اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور میں فوراً ہی نیچے اتر آیا۔ مگر شالی کہیں بھی نظر نہیں آ رہی۔ آخر وہ گئی کہاں"۔ چن چھنگو نے بھی تشویش بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ تو بہت بُرا ہوا۔ نجانے اس کا کیا حشر ہوا"؟ پنگو بندر بھی شالی کے لئے

بے حد پریشان تھا۔

"ٹھہرو! میں بندر بابا سے پوچھتا ہوں"
چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں
بند کرکے بندر بابا کا تصور کیا۔

چند لمحوں بعد ہی بندر بابا کی آواز
اس کو سنائی دی۔

"چھن چھنگو بیٹے! کیا بات ہے تم بے حد
پریشان لگتے ہو" بندر بابا نے بڑے شفقت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بندر بابا! حاتم جادوگر کی بیٹی شالی ضد
کرکے میرے ساتھ چل پڑی تھی مگر فضا
میں ہی اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا
اور اب وہ غائب ہے۔ میں اس کے لئے
پریشان ہوں۔ مجھے بتائیں کہ وہ کہاں ہے"
چھن چھنگو نے دل ہی دل میں سوچتے
ہوئے کہا۔

"چھن چھنگو بیٹے! حاتم جادوگر بہت نیک
آدمی ہے اور وہ اپنے جادو کو برے
کاموں کی بجائے عام لوگوں کے فائدے
کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس کی بیٹی
شالی بھی اپنے باپ کی طرح نیک فطرت
ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ مل کر ظالموں
کے خلاف کام کرنا چاہتی ہے تو اُسے
مت روکو اور اُسے ضرور اپنے ساتھ رکھو"
بندر بابا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا! آپ کی اجازت
مل گئی ہے۔ اب میں کوئی اعتراض نہ کرونگا
مگر وہ اس وقت ہے کہاں؟" چھن چھنگو
نے پوچھا۔

"چھنگو بیٹے! شالی کو فضا میں ہی آگ
نگری کے پُر اسرار بادشاہ نے اُچک لیا
تھا اور وہ اُسے اپنے محل میں لے گیا
ہے۔ وہاں اس نے اس کا جادو بے کار
کر دیا ہے۔ اور اُسے آگ کے کنوئیں
میں قید کر دیا ہے۔ پانچ روز بعد وہ اس
سے زبردستی شادی کرے گا اور اس کا
پروگرام ہے کہ ایک ماہ بعد وہ اُسے
اپنے غلاموں کے حوالے کر دیگا" بندر بابا

نے جواب دیا۔

"اوہ! تو شاہی آگ نگری پہنچ گئی ہے
بندر بابا! میں بھی حاتم جادوگر کے کہنے
پر اس پُر اسرار بادشاہ کے پاس ہی جا
تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کیا وہ واقعی
ظالم ہے۔ اگر ظالم ہے تو اُسے سزا دُ
چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں بیٹے! وہ بادشاہ بےحد ظالم ہے
اس کے غلام پوری دنیا سے خوبصورت
لڑکیوں کو اغوا کر کے آگ نگری
لے آتے ہیں۔ جہاں اس بادشاہ کو
لڑکی پسند آ جاتی ہے۔ وہ اُسے زبردستی
ایک ماہ کے لئے اپنی بیوی بنا لیتا ہے
اور پھر ایک ماہ گزرنے کے بعد یا
وہ اس لڑکی کو ہمیشہ کے لئے اندھا کر
کے واپس دنیا میں ٹھوکریں کھانے کے
چھوڑ دیتا ہے یا پھر اپنے خونخوار
ظالم غلاموں کے حوالے کر دیتا ہے
اس لڑکی کا عبرتناک حشر کرتے ہیں۔" بندر

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! پھر تو وہ بادشاہ واقعی ظالم ہے
اُسے ضرور سزا ملنی چاہیئے۔" چھن چھنگو نے
جوشیلے لہجے میں کہا۔

"بیٹے! اس ظالم بادشاہ نے سینکڑوں لڑکیوں
کو اندھا کیا ہے اور سینکڑوں لڑکیاں اس
کے غلاموں کے ہاتھوں بےعزت ہو کر سسک
سسک کر مر گئی ہیں۔ تم اسے ضرور سزا
دو۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔ آگ
نگری کی حدود میں داخل ہوتے ہی تمہاری
تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی اور جادو کا
اثر بھی نہ ہوگا۔ اس لئے تم نے وہاں
جو کچھ بھی کرنا ہے اپنی عقل سے ہی
کرنا ہے۔" بندر بابا نے اُسے تنبیہ کرتے
ہوئے کہا۔

"ایسا کیوں ہے بندر بابا؟ میری صلاحیتیں
تو نیکی کی ہیں پھر وہ وہاں ختم کیوں
ہو جائیں گی؟" چھن چھنگو نے پریشان ہوتے
ہوئے پوچھا۔

"بیٹے! آگ نگری ایک پُر اسرار جگہ ہے۔ آگ دیوتا نے بڑے پُر اسرار طور پر اسے قائم کیا ہوا ہے۔ یہ دراصل شیطان نگری ہے۔ آتنا بتا دوں کہ اس آگ نگری اور اس کے پُر اسرار بادشاہ کا تمام راز ایک انسانی کھوپڑی میں بند ہے اور وہ کھوپڑی اس بادشاہ کے محل میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر تم کسی طرح اس کھوپڑی کو ڈھونڈ نکالو تو اس کے ناک کے سوراخ میں انگلی ڈال کر اس کے گلے میں لٹکتی ہوئی ایک چھوٹی سی زنجیر کو کھینچ کر توڑ دو تو آگ نگری اور اس کے بادشاہ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتے گا۔" بندر بابا نے بتایا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا! میں ایسا ہی کروں گا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اچھا خدا حافظ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کریگا۔" بندر بابا نے دعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا

بند ہوگئی اور چھن چھنگو نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"کیا بتایا ہے بندر بابا نے؟" پنگو بندر نے جو انتظار میں بیٹھا تھا چھن چھنگو کے آنکھیں کھولتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔ اور چھن چھنگو نے بندر بابا کے ساتھ ہونے والی باتیں پوری تفصیل سے پنگو بندر کو بتا دیں۔

"اوہ! بندر بابا سے پوچھ لینا تھا کہ وہ کھوپڑی کہاں چھپی ہوئی ہے"؟ پنگو بندر نے کہا۔

"نہیں، اگر بندر بابا ضروری سمجھتے تو وہ خود ہی بتا دیتے۔ چونکہ انہوں نے خود نہیں بتایا اس لئے میں نے پوچھا بھی نہیں۔ اب ہمیں خود ہی اس کھوپڑی کو تلاش کرنا ہوگا۔" چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اب چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ بادشاہ

شاملی کو کوئی نقصان پہنچا دے۔" پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں چلو۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگو بندر کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے ان دونوں کے قدموں کے نیچے سے زمین غائب ہوگئی۔

چھن چھنگو نے آگ نگری پہنچنے کا سوچا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس بار جب ان کے قدم زمین سے لگیں گے تو وہ آگ نگری کے سامنے پہنچ چکے ہوں گے۔

نوگوش شاملی کو اٹھائے تیزی سے محل کی راہداری میں بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ پھر وہ محل کے بڑے دروازے سے باہر نکل آیا۔

اب وہ ایک وسیع و عریض میدان میں بھاگ رہا تھا۔ اس میدان میں جگہ جگہ آگ کے الاؤ بھڑک رہے تھے۔

"تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟" شاملی نے نوگوش سے مخاطب ہوکر پوچھا۔ اب اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش ترک

کر دی تھی۔

"آگ کے کنوئیں میں پھینکنے۔" نوگوش نے بدستور بھاگتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کنواں کہاں ہے"؟ شالی نے دوسرا سوال کیا۔

"آگ کا کنواں آگ نگری کی شمالی سرحد پر واقع ہے۔" نوگوش نے جواب دیا مگر اس کی رفتار میں کوئی کمی نہ آئی۔

"سنو نوگوش! مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم مجھے کہیں سے پانی پلادو۔" شالی نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"نہیں! تم نے نوگوش کو جانور بنا دیا تھا۔ اس لئے نوگوش اب تمہارا کوئی کام نہیں کرسکتا۔" نوگوش نے تلخ اور سخت لہجے میں جواب دیا۔

"وہ تو میں نے بادشاہ سے لڑائی لڑتے ہوتے غصے میں ایسا کیا تھا۔ اب مجھ کو کیا معلوم تھا کہ تم اتنے بہادر، خوبصورت

اور طاقتور ہو کہ وہ بادشاہ بھی تمہارے سامنے بھنگی معلوم ہوتا ہے۔" شالی نے دوسرے انداز میں اُسے راضی کرنے کے لئے کہا۔

"اوہو ہو ہو تم میری تعریف کر رہی ہو۔ میں ہوں ہی تعریف کے قابل۔ مگر تم ہمارے بادشاہ کی توہین نہیں کرسکتی۔ کچھ بھی ہو آخر وہ ہمارا بادشاہ ہے۔" اس بار نوگوش کے لہجے میں قدرے نرمی تھی۔

"تم اُسے اپنا بادشاہ کہتے رہو مگر میں تو اُسے بھنگی ہی کہوں گی۔ بادشاہ تو تمہیں ہونا چاہیئے تھا۔" شالی نے دل ہی دل میں ہنستے ہوتے کہا۔

"ہونا تو چاہیئے۔ تم سچ کہتی ہو مگر ہم تو بادشاہ کے غلام ہیں۔ آگ دیوتا نے اُسے بادشاہ بنایا ہے۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے مجبور ہیں۔" نوگوش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رُخ موڑ دیا۔

چند لمحوں بعد ہی وہ ایک چشمے کے کنارے پہنچ گیا۔

چشمے کے کنارے پہنچ کر نوگوش نے شالی کو کنارے پر چھوڑ دیا۔

"لو جی بھر کر پانی پی لو۔ تم بھی کیا یاد کروگی۔ مگر بھاگنے کی کوشش نہ کرنا۔ تم نوگوش سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتیں" نوگوش نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے نوگوش! اس لئے تم بےفکر رہو" شالی نے کہا اور پھر اطمینان سے وہ چشمے کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ نوگوش بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ شالی نے ہاتھ منہ دھویا اور پھر پانی پینے لگی۔

"آؤ چلیں"۔ جیسے ہی شالی نے پانی پی کر سر اٹھایا، نوگوش نے کہا۔

"ارے ایسی بھی کیا جلدی ہے چلے جائیں گے۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔ ذرا دیر یہاں آرام کرلیں۔ تم مجھے اپنے متعلق

بتاؤ کہ آخر تمہارے جیسا خوبصورت، بہادر اور طاقتور آدمی۔ اس بھنگی کا غلام کیسے بن گیا؟ سچ پوچھو تو مجھے یقین نہیں آرہا"۔ شالی نے ہتھیلی کی پشت سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"لڑکی میں تمہیں ———" نوگوش نے جواب دینا چاہا۔

"میرا نام شالی ہے"۔ شالی نے اس کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

"اچھا شالی! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ آگ دیوتا نے اُسے بادشاہ بنا دیا ہے اور ہمیں غلام۔ اس لئے مجبوری ہے"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

"کیا یہاں آگ دیوتا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا"؟ شالی نے پوچھا۔

"نہیں! یہ آگ نگری ہے۔ اسے آگ دیوتا نے بنایا ہے اس لئے یہاں آگ دیوتا کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے اس آگ نگری کے متعلق تفصیل نہیں بتا سکتے؟ میرا تو بار بار جی چاہ رہا ہے کہ تمہیں آگ نگری کے بادشاہ کے روپ میں دیکھوں۔ یقین کرو اگر تم کسی طرح بادشاہ بن جاؤ تو میں تمہاری ملکہ بننے کے لئے تیار ہوں"۔ شاملی نے بڑے میٹھے انداز میں کہا۔

"ہاں! میرا خود یہی جی چاہتا ہے کہ تم جیسی خوبصورت لڑکی کو اپنی بیوی بناؤں مگر کیا کروں مجبوری ہے۔ پہلے بادشاہ تم سے شادی کرے گا۔ پھر وہ ایک ماہ بعد تمہیں میرے حوالے کرے گا"۔ نوگوش نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے آگ نگری کی تفصیل نہیں بتائی"۔ شاملی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"آگ نگری ایک بہت بڑا شہر ہے۔ یہاں ہر طرف آگ ہی آگ ہے یہاں بادشاہ رہتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ہم جیسے غلام رہتے ہیں جنہیں نوگوش کہا جاتا ہے

اور ہمارے بعد یہاں ہزاروں چھوٹے غلام رہتے ہیں۔ جنہیں صرف غلام کہا جاتا ہے۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ مگر یہ غلام عورتیں بہت بدصورت ہوتی ہیں"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بادشاہ کے بعد نوگوشوں کا رتبہ ہے"۔ شاملی نے کہا۔

"ہاں! بادشاہ کے بعد نوگوشوں کا رتبہ ہے۔ میرے علاوہ آٹھ نوگوش اور ہیں۔ وہ بھی میری ہی طرح بہادر اور طاقتور ہیں۔ میں ان کا سردار ہوں اس لئے نوگوش کہلاتا ہوں۔ ہم بادشاہ کے محل میں رہتے ہیں اور میرا کام بادشاہ کی خدمت بجا لانا ہے"۔ نوگوش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر بادشاہ مر جائے تو پھر کیا ہوگا؟" شاملی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"بادشاہ نہیں مر سکتا۔ جب تک یہ آگ نگری قائم ہے بادشاہ بھی زندہ رہے گا"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

"اور جب تک بادشاہ رہے گا تم اس کے غلام رہو گے۔" شالی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجبوری ہے۔" نوگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو نوگوش! تم آٹھ گوشوں کے سردار ہو مجھے یقین ہے کہ باقی آٹھ گوشش بھی تمہاری طرح بہادر اور طاقتور ہوں گے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم سب مل کر بغاوت کر دو اور اس بادشاہ کو تخت سے نیچے اتار کر خود تخت پر بیٹھ جاؤ۔ بھلا وہ بھنگی سا بادشاہ تمہارا کیا بگاڑ لے گا۔" شالی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں شالی کہ آگ دیوتا نے اسے بادشاہ بنایا ہے اور آگ نگری میں آگ دیوتا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ آگ دیوتا ہمیں ایک لمحے میں بھسم کر کے رکھ دیگا۔" نوگوش نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آخر یہ آگ دیوتا کیا چیز ہے؟ اور کہاں رہتا ہے؟" شالی نے جھلا کر پوچھا۔

"آگ دیوتا، آگ کا دیوتا ہے اور آگ مندر میں رہتا ہے اور آگ مندر آگ نگری کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔" نوگوش نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے کبھی آگ دیوتا کو دیکھا ہے؟" شالی نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں کئی بار، وہ بظاہر ایک بہت بوڑھا سا آدمی ہے جس کی داڑھی زمین سے لگی ہوئی ہے مگر اس کا چہرہ جوانوں جیسا ہے اور آنکھوں سے شعلے نکلتے ہیں۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ آگ کے کنوئیں سے بھی ایک راستہ آگ مندر میں جاتا ہے۔ آگ کے کنوئیں میں بیشمار لڑکیاں قید ہیں۔ ان میں سے آگ دیوتا جنہیں چاہتا ہے اپنی کنیزیں بنا لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں مار ڈالتا ہے۔" نوگوش نے بتلایا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ اگر آگ دیوتا

مجھے اپنی کنیز بنا لے تو پھر بادشاہ مجھ سے
شادی نہ کرسکے گا۔" شالی نے چونک کر
پوچھا۔

"ہاں! پھر تم آگ مندر سے کبھی باہر
نہ آسکو گی۔" نوگوش نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

"ایسا نہیں ہوسکتا نوگوش کہ تم مجھے آگ
کے کنوئیں میں نہ پھینکو اور کسی طرح
آگ نگری میں چھپا دو۔ اور میں کوشش
کرکے تمہارے بادشاہ کو تخت سے ہٹا کر
اس کی جگہ تمہیں بادشاہ بنا دوں۔" شالی نے
امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! ایسا ناممکن ہے کیونکہ آگ دیوتا
کو لمحے کی خبر رہتی ہے اور کوئی
بات، کوئی جگہ اس سے چھپی ہوئی نہیں
ہے۔" نوگوش نے جواب دیا۔

"اچھا! پھر کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ
میں آگ دیوتا سے مل کر اسے اس
بات پر راضی کرلوں کہ وہ اس بادشاہ

کو ہٹاکر تمہیں بادشاہ بنا دے۔" شالی نے
کہا۔

"ہاں! اگر آگ دیوتا راضی ہو جائے تو
سب کچھ ہوسکتا ہے۔" نوگوش نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ مجھے آگ کے
کنوئیں میں پھینکنے کی بجائے آگ مندر میں
پہنچا دو۔" شالی نے کہا۔

"نہیں! میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اگر میں
بادشاہ کا حکم نہ مانوں گا تو بادشاہ مجھے
سزا دیگا۔" نوگوش نے جواب دیا۔

"بادشاہ کو کیا پتہ لگے گا۔" شالی نے
کہا۔

"نہیں! بادشاہ کو سب پتہ ہوتا ہے۔"
نوگوش نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ شالی کچھ کہتی،
بادشاہ کی گرجدار آواز فضا میں گونجتی ہوئی
سنائی دی۔

"نوگوش! یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے تمہیں

کیا حکم دیا تھا؟ کیا تم آگ کے کوڑوں کی سزا بھگتنا چاہتے ہو؟

"نہیں بادشاہ سلامت! میں صرف اسے پانی پلا رہا ہوں۔ میں جا رہا ہوں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے۔" نوگوش نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھپٹ کر شالی کو اٹھایا اور بجلی کی سی تیز رفتاری سے بھاگ پڑا۔

"ارے ارے آرام سے پکڑو مجھے۔ میرا دم گھٹ جائے گا۔" شالی نے اس کے ہاتھوں کی سخت گرفت میں مچلتے ہوئے کہا۔

"نہیں! بادشاہ آگ کے گولے میں سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اب مجبوری ہے۔" نوگوش نے سرگوشی کرتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے۔

اور پھر تھوڑی ہی دور بھاگ کر وہ ایک بہت بڑے کنوئیں کے کنارے پر جا کر رک گیا۔ کنوئیں کے اندر خوفناک آگ جل رہی تھی۔

"یہ آگ کا کنواں ہے۔" نوگوش نے کہا۔

"ارے اس میں تو خوفناک آگ جل رہی ہے۔" شالی نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ ایسا ہی ہے۔ اچھا اب تم جاؤ۔" نوگوش نے کہا اور پھر اس نے شالی کو اس خوفناک آگ میں اچھال دیا اور شالی سر کے بل اس خوفناک آگ سے بھرے ہوئے کنوئیں میں گرتی چلی گئی اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

اگن بادشاہ شانی کو نوگش کے حوالے کر کے واپس اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ کمرہ اس نے آگ دیوتا کی عبادت کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ اس نے کمرے کے اندر جا کر دروازہ بند کیا اور پھر ایک دیوار کی جڑ پر زور سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اگن بادشاہ نے دروازہ کھولا اور قدم بڑھا کر اسے پار کر گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں سے سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں اگن بادشاہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے خاتمے پر ایک سرنگ نما راہداری دور تک چلی گئی تھی۔ اگن بادشاہ تیزی سے راہداری میں چلتا گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ تک مسلسل چلنے کے بعد وہ ایک بار پھر اوپر جاتی سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ سیڑھیوں کے خاتمے پر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔

اگن بادشاہ سیڑھیاں چڑھ کر دروازے تک پہنچا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں تین بار دروازے پر دستک دی۔ تیسری دستک ختم ہوتے ہی دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ دروازہ پار کر کے اگن بادشاہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔

اس کمرے کے درمیان میں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا۔ جس کے عین درمیان میں لوہے کا ایک دیو ہیکل بت موجود تھا۔ آگ کی شدید تپش کی وجہ سے

بت بھی آگ کی طرح سُرخ ہو رہا تھا۔ اس بت کے منہ، آنکھوں، کانوں اور ناک کے نتھنوں سے آگ کی دھاریں مسلسل باہر نکل رہی تھیں۔

یہ آگ دیوتا کا مجسمہ تھا۔ الاؤ کے سامنے ایک صحت مند جسم والا بوڑھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس بوڑھے کی سفید داڑھی زمین تک لٹک رہی تھی اور صرف اس سفید داڑھی سفید مونچھوں اور سفید بھنوؤں کی وجہ سے وہ بوڑھا معلوم ہوتا تھا ورنہ اس کا جسم نوجوانوں کی طرح سرخ و سفید صحت مند اور سڈول تھا۔ وہ سر جھکائے الاؤ کے سامنے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔ یہ آگ دیوتا کا خاص پجاری آتش تھا جسے آگ نگری کے عام لوگ اور گوشش آگ دیوتا سمجھتے تھے۔

جیسے ہی اگن بادشاہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، آتش پجاری نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور مڑ کر اگن بادشاہ کو

دیکھنے لگا۔ اگن بادشاہ کو یوں اچانک وہاں دیکھ کر وہ چند لمحے تو حیرت سے بت بنا بیٹھا رہا۔ پھر تیزی سے اٹھا اور بادشاہ کے سامنے ادب کے ساتھ جھک گیا۔

"آتش پجاری! تم کیا کر رہے ہو؟" اگن بادشاہ نے رعب دار لہجے میں پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حضور! میں آگ دیوتا کی پوجا میں مصروف تھا۔" آتش پجاری نے سر اٹھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا جاؤ جا کر فوراً گولہ آتش لے کر آؤ۔ میری طبیعت بے حد بے چین ہے۔" اگن بادشاہ نے کمرے کے ایک کونے میں پڑی ہوئی بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی لایا حضور! مگر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی طبیعت کیوں بے چین ہے؟" آتش پجاری نے حیرت بھرے لہجے

میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

" آتش پجاری! جب سے میں اس اڑتی ہوئی لڑکی کو آگ نگری میں لے آیا ہوں میری طبیعت بے چین ہے۔ پہلے تو اس لڑکی نے مجھے اپنے جادو کی رسیوں سے باندھ دیا۔ وہ تو شکر ہے کہ نوگوش اُسے اٹھا کر انتہائی تیز رفتاری سے کمرے سے باہر لے گیا۔ اگر اُسے چند لمحوں کی اور مہلت مل جاتی تو شائد وہ نوگوش کو بھی رسیوں سے باندھ لیتی۔ اس نے نوگوش کو جادو کے زور پر جانور بنا دیا۔ مگر چونکہ وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی اس لئے میری رسیاں کٹ گئیں اور اسی لمحے میں نے آگ دیوتا کو دہائی دی اور اس طرح آگ دیوتا نے اس لڑکی کے جادو کو بے اثر کر دیا اور نوگوش دوبارہ اصل حالت میں آگیا اور میرے حکم پر وہ اسے آگ کے کنوئیں میں قید کرنے کے لئے لے گیا ہے۔

" تو آپ نے آگ دیوتا کی مہربانی سے اس جادوگر لڑکی پر قابو تو پا ہی لیا ہے پھر یہ بے چینی کیوں ہے؟" آتش پجاری نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ یہ بے چینی کیوں ہے۔ بہرحال تم آتش گولہ لیکر آؤ تاکہ میں اس سے اپنی بے چینی کا حال پوچھوں۔" اگن بادشاہ نے سخت لہجے میں کہا۔

" بہتر حضور! میں ابھی لے کر آیا۔" آتش پجاری نے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اگن بادشاہ پجاری کے جانے کے بعد کرسی سے اٹھا اور آگ دیوتا کے بُت کے سامنے جا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اور آنکھیں بند کر کے آگ دیوتا کی تعریف میں مخصوص فقرے بولنے شروع کر دیئے۔

" آتش گولہ حاضر ہے حضور"۔ آتش پجاری کی آواز سنائی دی تو اگن بادشاہ نے

آنکھیں کھول دیں۔

آتش پجاری ہاتھ میں ایک کافی بڑا گولہ اٹھائے اگن بادشاہ کے سامنے کھڑا تھا۔ گولے میں سے آگ کی لپٹیں باہر نکل رہی تھیں۔

اگن بادشاہ نے آتش گولہ پجاری کے ہاتھوں سے لیا اور اُسے اپنے سامنے رکھ کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھکر اس پر پھونکا۔ اس کی نظریں آتش گولہ پر جمی ہوئی تھیں۔

اگن بادشاہ کے پھونک مارتے ہی گولے سے نکلنے والی آگ کی لپٹیں غائب ہوگئیں اور اب اس میں سے آگ نگری کے مناظر نظر آنے لگے۔

"آتش گولے! میری طبیعت بیحد بےچین ہے۔ مجھے اس بےچینی کی وجہ بتاؤ۔" اگن بادشاہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگن بادشاہ! تمہاری بےچینی کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لڑکی شالی گوشوں

کے سردار نوگوش کو تمہارے خلاف بغاوت پر اُبھار رہی ہے اور اگر اُسے کچھ وقت اور مل گیا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی اور اگر گوشوں نے تمہارے خلاف واقعی بغاوت کر دی تو تمہارے لئے بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔" گولے سے آواز سنائی دی۔

"مگر گوش تو میرے غلام ہیں وہ میرے خلاف کیسے بغاوت کر سکتے ہیں؟ آگ دیوتا نے ان کی فطرت ہی غلامانہ بنائی ہے۔" اگن بادشاہ نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگن بادشاہ! تمہیں معلوم نہیں کہ آگ دیوتا نے گوشوں کو بے پناہ صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو آگ نگری میں فساد ڈال سکتے ہیں۔ بہرحال تم فوراً نوگوش کو حکم دو کہ اس لڑکی کو آگ کے کنوئیں میں پھینک دے۔ زیادہ دیر نقصان دہ ہو سکتی ہے۔" گولے میں سے آواز آئی

اور اس کے ساتھ ہی گولے پر ایک منظر ابھر آیا۔ جس میں ایک چشمے کے کنارے پر شالی اور ٹوگوش بیٹھے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں بڑے اطمینان سے بیٹھے باتوں میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

"ٹوگوش! یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے تمہیں کیا حکم دیا تھا۔ کیا تم آگ کے کوڑوں کی سزا کھانا چاہتے ہو؟" اگن بادشاہ نے انہیں یوں اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں بادشاہ سلامت! میں تو صرف اسے پانی پلا رہا تھا۔ میں جا رہا ہوں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے" ٹوگوش نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھپٹ کر شالی کو اٹھایا اور بجلی کی سی تیز رفتاری سے دوڑ پڑا۔

گولے پر منظر ٹوگوش کے دوڑنے کے ساتھ ساتھ ہی بدلتا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شالی کو اٹھائے آگ کے ایک بہت بڑے کنوئیں کے کنارے پر پہنچ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھوں میں جکڑی ہوئی شالی کو آگ کے کنوئیں میں اچھال دیا۔

اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ کے حلق سے بے اختیار ایک قہقہہ نکل گیا۔

"واقعی میری آدھی بے چینی دور ہو گئی ہے۔" اگن بادشاہ نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! آپ کی بے چینی بجا تھی یہ لڑکی بہت چالاک ہے۔ اس نے ٹوگوش کو بھی چکر دے دیا تھا۔" آتش پجاری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چالاک ہونے کے ساتھ ساتھ کم بخت بے حد خوبصورت ہے۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ آج ہی اسے اپنی دلہن بنا لوں مگر ابھی پہلی بیوی کو مہینہ گزرنے میں ابھی پانچ دن باقی ہیں۔ اس لئے مجبور ہوں۔" اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

"اگن بادشاہ! تم نے بےچینی کی دوسری وجہ نہیں پوچھی"۔ اچانک گولے میں سے آواز آئی اور بادشاہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوگیا۔

"ارے ہاں! ابھی میری بےچینی پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔ مجھے دوسری وجہ بھی بتاؤ!" بادشاہ نے گولے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! اس لڑکی کا ساتھی چھن چھنگو انتہائی پُر اسرار صلاحیتوں کا مالک ہے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ بہت بڑا جادوگر بھی ہے۔ اُسے یہ صلاحیتیں بندر بابا نے دے رکھی ہیں۔ اس نے اب تک بےشمار ظالموں کو اپنی صلاحیتوں سے انجام تک پہنچا دیا ہے اب وہ تمہارے خاتمہ کے لئے آگ نگری کی طرف آرہا ہے"۔ گولے میں سے آواز آئی۔

"میرے خاتمہ کے لئے؟" اگن بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارے خاتمے کے لئے۔ وہ اپنے

ساتھی چھنگو بندر سمیت تیزی سے آگ نگری کی طرف اڑا چلا آرہا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کی پُر اسرار صلاحیتیں اور جادو آگ نگری میں داخل ہونے کے بعد اس کے کام نہیں آئے گا۔ مگر وہ بےحد ذہین بھی ہے۔ وہ اپنی ذہانت سے تمہارے لئے بےپناہ مشکلات پیدا کرسکتا ہے"۔ گولے نے جواب دیا۔

"اوہ! مجھ سے زیادہ ذہین اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اُسے ایک بار آگ نگری میں آنے دو۔ پھر میں اس سے نپٹ لونگا"۔ بادشاہ نے بڑے مغرورانہ انداز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بادشاہ سلامت! مگر آپ کا ہوشیار رہنا بےحد ضروری ہے"۔ گولے نے جواب دیا۔

"بےفکر رہو۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں۔ مجھے خطرہ صرف اس لڑکی سے تھا جو دُور ہوگیا ہے۔ اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں"۔

بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے کچھ پڑھ
گولے پر پھونک دیا۔ اس کے ساتھ
گولے میں سے آگ کی لپٹیں دوبارہ
لگیں۔

"میں جا رہا ہوں آتش پجاری! تم اس گو
کو لے جاؤ۔" اگن بادشاہ نے کھڑے
ہوتے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جیسے ہی چھن چنگلو کے قدم زمین سے
اس نے آنکھیں کھول دیں۔ پنگلو
آنکھیں کھول چکا تھا۔ ان کے سامنے
بہت بڑی وادی تھی جس میں جگہ
آگ کے الاؤ جل رہے تھے۔ درمیان
ایک بہت بڑا محل بنا ہوا تھا اور
چھوٹے چھوٹے مکانوں کا ایک بہت
بڑا شہر سا آباد تھا۔
وہ دونوں ایک چھوٹی سی پہاڑی کی
چوٹی پر کھڑے ہوتے تھے اس لئے پوری
وادی انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ وادی

کے جنوب میں ایک بہت بڑا مندر
بھی دکھائی دے رہا تھا۔
"یہ تو بہت بڑی وادی ہے۔" چھن چھنگو
نے کہا۔
"ہاں! اور دیکھو وہ شاہی محل ہے
جہاں وہ پُراسرار بادشاہ رہتا ہے۔" پنگو بندر
نے جواب دیا۔
"ہاں! اور یقیناً شالی بھی وہیں ہوگی۔
بہرحال پنگو! اب تمہارے ذمہ ایک کام
ہے۔" چھن چھنگو نے پنگو بندر سے مخاطب
ہو کر کہا۔
"کونسا کام"؟ پنگو نے چونک کر پوچھا۔
"تم نے وادی میں گھس کر وہ کھوپڑی
تلاش کرنی ہے جس میں آگ نگری کا
راز بند ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔
میں اسے ضرور تلاش کر لوں گا۔" پنگو
نے خوشی سے اچھلتے ہوئے جواب دیا۔
"بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اس

کھوپڑی کی سخت حفاظت کی جاتی ہوگی۔ ایسا
نہ ہو کہ کھوپڑی تو ملتی رہے میں تم
سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں۔" چھن چھنگو نے
سمجھاتے ہوئے کہا۔
"تم قطعاً بے فکر رہو چھن چھنگو! میں اس
کھوپڑی کو ضرور حاصل کر لونگا۔" پنگو
نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔
"تو پھر ٹھیک ہے۔ تم اکیلے ہی وادی
میں داخل ہو جاؤ۔ میں بعد میں آؤنگا۔
وادی والوں کو اس بات کا پتہ نہ چلے
کہ ہم دونوں اکٹھے ہیں۔" چھن چھنگو نے
کہا اور پنگو سر ہلاتا ہوا تیزی سے پہاڑی
سے نیچے اترتا چلا گیا۔
جب وادی میں داخل ہوکر پنگو اس کی
نظروں سے غائب ہوگیا تو چھن چھنگو نیچے
اترا اور پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر
وہ بھی وادی میں داخل ہوگیا۔
وادی میں قدم رکھتے ہی چھن چھنگو کو
ایک جھرجھری سی آئی اور اُسے محسوس ہوا

کر اس کی تمام صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں
اور اسے جادو کا ایک منتر بھی یاد نہ
رہا۔ مگر وہ بڑے اطمینان سے آگے
بڑھتا چلا گیا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ
اچانک ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے
سے ایک لحیم شحیم مگر ننگ دھڑنگ آدمی
نے جو انتہائی مضبوط اور ٹھوس جسم کا
مالک تھا، اس پر چھلانگ لگا دی۔

چھن چھنگو اپنے ہی دھیان میں آگے
بڑھا چلا جا رہا تھا اس لئے چھلانگ
لگانے والے نے بڑی آسانی سے اسے
دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر یوں اٹھا لیا
کہ چھن چھنگو فضا میں ہاتھ پیر ہی
مارتا رہ گیا۔

"بغیر اجازت وادی میں داخل ہونے کی
تمہیں جرأت کیسے ہوئی"؟ اس آدمی نے
انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"تم کون ہو اور یہ وادی کس کی

میں تو سیر کرنے کے لئے آیا
ہے؟
تھا؟ چھن چھنگو نے اپنے آپ پر قابو
پاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آگ نگری ہے۔ یہاں کے بادشاہ
آگن کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص
آگ نگری میں داخل نہیں ہو سکتا اور جو
داخل ہو جاتے اس کی سزا موت ہے۔"
اس آدمی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے
میں کہا۔

"مگر میں کسی کو نقصان پہنچانے تو
نہیں آیا۔ میں صرف سیر کرنے کے لئے
آیا ہوں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اس کا فیصلہ بادشاہ ہی کرے گا۔"
اس شخص نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگو
کو اٹھائے انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا
شاہی محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم کون ہو؟" چھن چھنگو نے اس سے
پوچھا۔

"میرا نام آٹھ گوش ہے اور میں بادشاہ

کا غلام ہوں" اس شخص نے جواب دیا۔

"کیا شاہی محل میں کوئی نئی لڑکی بھی آئی ہے؟" اچانک چھن چھنگو نے پوچھا۔

"یہاں لڑکیاں تو آتی ہی رہتی ہیں" آٹھ گوش نے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل میں داخل ہوگیا۔ مختلف برآمدوں اور کمروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا۔

کمرے میں ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا تھا جس پر اگن بادشاہ گاؤ تکیے سے پشت لگائے بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

جیسے ہی آٹھ گوش چھن چھنگو کو اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔ اگن بادشاہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کون ہے یہ آٹھ گوش"؟ اگن بادشاہ نے غور سے چھن چھنگو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اجنبی ہے۔ وادی میں داخل ہوا تو

میں اسے پکڑ لایا ہوں" آٹھ گوش نے چھن چھنگو کو بادشاہ کے سامنے زمین پر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم؟ اور کیوں آگ نگری میں داخل ہوتے ہو؟" اگن بادشاہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور میں تمہارے خاتمے کے لئے آیا ہوں۔ تم ظالم ہو اور ظالم کا خاتمہ کرنا میرا فرض ہے" چھن چھنگو نے بڑے بے خوف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ہو چھن چھنگو، میں تو تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" اگن بادشاہ نے چونک کر کہا۔

"بادشاہ! اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو بہتر ہے کہ تم ظلم سے توبہ کر لو۔ ورنہ یاد رکھو، تمہارا انجام انتہائی دردناک ہوگا" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"مجھے ظالم کہتے ہو۔ تمہاری یہ جرآت!

میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی۔

تالی بجتے ہی کمرے کے بہت سے دروازے کھلتے چلے گئے اور پھر ان میں سے آٹھ گوش کی طرح لمبے شحیم آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ تعداد میں سات تھے۔

وہ سب بادشاہ کے سامنے آکر ادب سے جھک گئے۔

"نوگوش کہاں ہے؟ اسے بلاؤ فوراً"۔ بادشاہ نے چیختے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی جواب دیتا، نوگوش بھی کمرے میں آ پہنچا۔

"نوگوش حاضر ہے بادشاہ سلامت"۔ نوگوش نے بادشاہ کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"نوگوش! یہ لڑکا شالی کا ساتھی ہے یہ بے حد گستاخ اور بے ادب ہے۔ اسے میدان

میں لے جاؤ اور اس کی بوٹیاں اُڑا دو"۔ بادشاہ نے نوگوش کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی بادشاہ سلامت"۔ نوگوش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اگن بادشاہ! ابھی وقت ہے کہ تم ظلم سے توبہ کرلو ورنہ بعد میں توبہ کرنے کا وقت بھی نہ ملے گا"۔ چھن چھنگو نے بڑے باوقار لہجے میں بادشاہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"لے جاؤ اس گستاخ کو اور میرے حکم کی تعمیل کرو"۔ اگن بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر نوگوش کے اشارے پر آٹھوں گوش چھن چھنگو پر ٹوٹ پڑے۔

چھن چھنگو نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر ان آٹھوں کی بے پناہ بے حد طاقت کے سامنے بھلا چھن چھنگو کی کیا

حیثیت تھی۔

انہوں نے چِن چِنگو کو اٹھایا اور تیز رفتاری سے محل کے باہر میدان کی طرف دوڑ پڑے۔

ان کے باہر جانے پر اگن بادشاہ بھی تماشہ دیکھنے کے لئے ان کے پیچھے چل پڑا۔

شالی کو جیسے ہی ژوگوش نے آگ کے بھڑکتے ہوئے کنوئیں میں پھینکا، شالی کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ وہ سر کے بل آگ کے شعلوں میں گرتی چلی گئی۔

مگر دوسرے لمحے اس کی چیخیں خودبخود بند ہوگئیں کیونکہ جیسے ہی وہ آگ کے قریب پہنچی۔ آگ تیزی سے نیچے ہوتی چلی گئی۔ اور پھر جب شالی کنوئیں کی تہہ میں پہنچی تو آگ غائب ہوچکی تھی۔ کافی بلندی سے گرنے کی وجہ سے شالی کا

خیال تھا کہ اس کی ہڈیاں تک سُرمہ
بن جائیں گی مگر وہ یہ دیکھ کر حیران
رہ گئی کہ کنوئیں کی تہہ میں ریشم کی
تاروں کا ایک مضبوط مگر انتہائی لچک دار
جال تنا ہوا ہے اور شالی کا جسم جال
پر گرنے کی وجہ سے چوٹ لگنے سے
بالکل محفوظ رہا۔

جیسے ہی شالی کا جسم جال سے
ٹکرا کر سنبھلا، جال بھی غائب ہو گیا اور
اب شالی کنوئیں کی تہہ میں بڑے اطمینان
بھرے انداز میں کھڑی تھی۔ اب اس کے
سر پر ایک بار پھر جال تن چکا تھا اور
جال کے اوپر آگ کے شعلے کنوئیں کی
سطح تک بھڑک رہے تھے جب کہ جال
کے نیچے آگ کی حدت تک محسوس نہ
ہو رہی تھی۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے کنوئیں کے کونے
کھدروں سے مختلف رنگ اور نسلوں کی
لڑکیاں نکل آئیں۔ ان سب نے شالی کو

تعداد میں ایک سو سے
زیادہ تھیں ... لیا۔ وہ
ہائے اللہ! کتنی خوبصورت اور پیاری لڑکی
ہے؟ ان سب نے شالی کو دیکھ کر
یک زبان ہو کر کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں قید ہو؟"
شالی نے حیرت بھرے انداز میں ان
سے پوچھا۔

"ہمیں پُراسرار بادشاہ کے غلام اغوا کر کے
لے آئے ہیں اور اب بادشاہ ہم سے
شادی کرے گا۔" چند لڑکیوں نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ شالی کوئی جواب
دیتی، اچانک کنوئیں کی شمالی دیوار میں ایک
دروازہ کھلا اور لمبی سفید داڑھی والا آتش
پجاری اندر داخل ہوا۔

اس کے اندر داخل ہوتے ہی لڑکیوں
میں کھلبلی سی مچ گئی اور وہ تیزی
سے کنوئیں کی دیواروں کی طرف سمٹتی چلی

گئیں۔ جب کہ شالی وہیں کھڑی حیرت
سے اس جوان بوڑھے کو دیکھنے لگی۔
"تمہارا نام شالی ہے؟" پجاری نے قریب
آکر بڑے کرخت لہجے میں پوچھا۔
"ہاں! میرا نام شالی ہے، مگر تم کون
ہو؟" شالی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"لڑکی! میں آگ دیوتا کا خاص پجاری
آتش ہوں۔ میرے سامنے ادب سے بات
کرو۔" پجاری نے بڑے کرخت لہجے میں
کہا۔

"تم صرف پجاری ہو جبکہ میں چار پانچ
روز بعد ملکہ بننے والی ہوں۔ پھر میں
ادب سے بات کیوں کروں؟" شالی نے
بڑے بے خوف لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"اب تم ملکہ نہیں بن سکتی۔ آگ دیوتا
نے تمہیں اپنی کنیز منتخب کرلیا ہے۔" پجاری
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"کنیز منتخب کرلیا ہے۔ میں سمجھی نہیں۔"

شالی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"ہاں! تم اب تا زندگی آگ دیوتا کی
کنیز رہو گی۔ اب بادشاہ کی مجال نہیں کہ
تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ میں تمہیں
لینے آیا ہوں۔ چلو میرے ساتھ۔" آتش
پجاری نے شالی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
کہا۔

"چلو! تمہارے آگ دیوتا کو بھی دیکھ لیتی
ہوں۔" شالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
اور پھر وہ پجاری کے ساتھ چلتی ہوئی
اس دروازے میں داخل ہوگئی۔ اُسے خوشی
اس بات کی ہوئی تھی کہ وہ بادشاہ
کی بیوی بننے سے بچ گئی ہے۔
دروازہ پار کرتے ہی وہ ایک طویل
سرنگ میں داخل ہوگئے اور پھر کافی دیر
تک سرنگ میں چلنے کے بعد وہ اس
کے آخری حصے میں پہنچ گئے اور یہاں
سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں۔ آتش پجاری
کے ساتھ چلتی ہوئی شالی سیڑھیاں چڑھتی

چلی گئی۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک کمرے میں ہوا اور پھر مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ آگ دیوتا کے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں آگ کے بڑے الاؤ میں آگ دیوتا کا لوہے کا بت موجود تھا جو آگ کی حدت کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"لڑکی! یہ آگ دیوتا ہے۔ اسے سجدہ کرو۔" آتش پجاری نے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہ آگ تمہیں بھی جلا سکتی ہے؟" شالی نے سجدہ کرنے کی بجائے سوال جڑ دیا۔

"آگ آگ ہے۔ جو بھی اس کے اندر جائے گا جل جائے گا۔ مگر تم یہ فضول سوال کیوں پوچھ رہی ہو؟" پجاری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کنوئیں میں موجود آگ نے تو مجھے نہیں جلایا۔"

لی نے کہا۔

"وہ جادو کی آگ ہے جب کہ یہ لی آگ ہے۔" پجاری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر مجھے نہیں معلوم کہ سجدہ کیسے کیا تا ہے۔ ہو سکتا ہے میں غلط سجدہ کر دوں ر آگ دیوتا غضب ناک ہو جائے اس لئے تر یہی ہے کہ تم پہلے مجھے سجدہ کر کے دکھاؤ۔" شالی نے کچھ سوچ کر کہا۔

"بھلا سجدہ کرنے کا کوئی نیا طریقہ ہوتا ہے۔ یہ دیکھو۔" پجاری نے کہا اور پھر آگ کے سامنے سجدہ میں گر گیا۔

جیسے ہی اس کا سر زمین سے لگا الی نے بجلی کی سی تیزی سے جھک ر اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور پھر ری قوت سے اسے الٹ دیا اور پجاری لابازی کھا کر سیدھا آگ کے اس خوفناک الاؤ میں جا گرا اور اس کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ اس نے آگ سے باہر

نکلنے کی کوشش کی مگر آگ کے زبردست
الاؤ نے اُسے لمحوں ہی میں جلاکر راکھ
کر دیا اور پجاری کی چیخیں مدھم پڑتی
چلی گئیں۔

شالی آگ کے الاؤ کے سامنے کھڑی
بڑے اطمینان سے پجاری کو جلتا دیکھتی رہی
جب اُسے یقین ہوگیا کہ پجاری جل کر
راکھ میں تبدیل ہو چکا ہے تو اس نے
مندر میں گھوم پھر کر اس کی تلاشی لینی
شروع کر دی۔

اس الاؤ والے کمرے سے ہٹ کر
تین چار کمرے اور تھے ان میں سے
ایک کمرے میں اس پجاری کا بستر اور
کپڑے موجود تھے۔ وہاں ایک الماری میں
اُسے آگ کا گولا پڑا ہوا نظر آگیا اس
نے گولے کو جیسے ہی اٹھایا اس میں
سے آگ کی لپٹیں نکلنے لگیں۔

"شالی! تم نے بڑی چالاکی سے سینکڑوں
سالوں سے زندہ پجاری کو جلاکر راکھ کر دیا

اور اب یہاں کے رواج کے
مطابق تم ہی آگ دیوتا کی پجارن بن
گئی ہو"۔ گولے میں سے آواز نکلی۔

"میرے اختیارات کیا ہوں گے آگ کے
گولے"؟ شالی نے اپنے آپ پر قابو
پاتے ہوئے پوچھا۔

"تم بادشاہ سے زیادہ بااختیار ہو مگر
بادشاہ کا خاتمہ نہیں کر سکتیں۔ بادشاہ
نگری کے ساتھ ہی ختم ہوسکتا ہے
آگ نگری کا راز اس کھوپڑی میں
ہے جو بادشاہ کے محل میں چھپی ہوئی
ہے" آگ کے گولے نے جواب دیا۔

"کیا گوشوں کو میں بادشاہ کا حکم ماننے
سے روک سکتی ہوں؟" شالی نے کچھ
سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! گوشن تمہارے حکم پر بادشاہ کا
حکم ماننے سے انکار کرسکتے ہیں" آگ
کے گولے نے جواب دیا

"اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑیگا"؟ شالی

نے پوچھا۔

"کچھ نہیں! بس تم مجھے ہاتھ میں پکڑ کر جو حکم دوگی وہ گوشوں تک پہنچ جائے گا۔ اگر تم دیکھنا چاہتی ہو کہ اس وقت گوش کیا کر رہے ہیں تو آگ دیوتا کا نام لیکر مجھ پر پھونک مارو منظر تمہیں دکھائی دے گا۔" آگ کے گولے نے کہا۔

اور شالی نے آگ دیوتا کا نام لیکر گولے پر پھونک مار دی۔ دوسرے لمحے گولے پر ایک منظر ابھر آیا اور شالی یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ ایک بہت بڑے میدان میں سارے گوش چھن چھنگو کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ ایک طرف بادشاہ بھی کھڑا تھا۔ گوشوں کے ہاتھوں میں چمک دار خنجر موجود تھے۔ اور وہ کسی بھی لمحے درمیان میں کھڑے چھن چھنگو پر جھپٹنے والے تھے۔

"خبردار! میں آگ دیوتا کی پجارن شالی

تمام گوشوں کو یہ حکم دیتی ہوں کہ بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دو اور میرا حکم مانو۔" شالی نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے چھن چھنگو پر جھپٹتے ہوئے گوشوں کو ٹھٹھک کر رکتے دیکھا۔

بادشاہ بھی چونک پڑا تھا۔

"خنجر پھینک دو اور بادشاہ کو رسیوں سے جکڑ دو۔" شالی نے ایک اور حکم دیا اور گوشوں نے انتہائی پھرتی سے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ انہوں نے خنجر پھینک دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے بادشاہ کو پکڑنے کے دوڑ پڑے۔

بادشاہ نے انہیں اپنی طرف جھپٹتے دیکھا تو وہ مڑ کر تیزی سے محل کے اندر کی طرف بھاگا۔ پھر گولے پر منظر بدلتا چلا گیا۔

سارے گوش بادشاہ کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ اور پھر جیسے ہی بادشاہ اپنے

کمرہ خاص میں داخل ہوا، گوشوں نے اُسے
جھپٹ لیا۔ انہوں نے انتہائی پھرتی سے
اُسے زمین پر گرا دیا اور پھر نوگوش
نے ایک الماری میں سے رسی نکال کر
بادشاہ کو اس کی بڑی کرسی پر بٹھا کر
رسیوں سے جکڑ دیا۔

"میں آگ نگری کا بادشاہ ہوں۔ میرا
حکم مانو" بادشاہ نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا۔

مگر نوگوش اُسے باندھنے کے بعد بڑے
اطمینان سے کھڑے ہوگئے۔

چھن چھنگو بھی اس کمرہ خاص میں داخل
ہوکر بڑے حیرت بھرے انداز میں یہ
سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔

"نوگوش! شاملی نے نوگوش سے مخاطب
ہوکر کہا۔

"حکم پجارن خاص"۔ نوگوش نے رکوع کے
بل جھکتے ہوئے کہا۔

"فوراً مندر پہنچو اور مجھے وہاں سے لیکر

محل میں واپس آؤ اور باقی گوش وہیں
رہیں اور بادشاہ کو آزاد نہ ہونے دیں"
شاملی نے کہا۔

"جو حکم پجارن"۔ نوگوش سمیت سب گوشوں
نے جواب دیا اور پھر نوگوش تیزی
سے مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا
شاملی گولے میں سارا منظر دیکھ رہی
تھی۔ نوگوش اب بجلی کی سی تیز رفتاری
سے بھاگتا ہوا مندر کی طرف بڑھا چلا
آرہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مندر میں داخل ہوا
اور پھر شاملی کے سامنے آکر ادب سے
جھک گیا۔

"مجھے اپنے کندھے پر بٹھا کر محل میں
لے چلو" شاملی نے کہا اور نوگوش نے
جھک کر شاملی کو اٹھایا اور اپنے کندھے
پر بٹھا لیا۔ اور واپس محل کی طرف دوڑنے
لگا۔ شاملی کے ہاتھ میں آگ کا گولا
موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ شالی کو اٹھائے
محل کے اس کمرہ خاص تک پہنچ گیا۔
جہاں چھن چھنگلو بھی موجود تھا اور بادشاہ
بھی رسیوں سے جکڑا ہوا تھا۔

"یہ تم پجارن کیسے بن گئی شالی؟"
چھن چھنگلو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں نے پجاری کو اٹھاکر آگ کے
الاؤ میں ڈال دیا اور رواج کے مطابق
پجارن بن گئی۔ مگر اب بادشاہ کا خاتمہ
اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ کھوپڑی
حاصل کرلی جائے۔" شالی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"تم وہ کھوپڑی حاصل نہیں کر سکتیں
اور تم دھوکے سے پجارن بنی ہو۔ آگ
دیوتا کا غضب جلد ہی تم پر ٹوٹ پڑے گا۔"
بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آگ کے گولے! مجھے بتاؤ کہ وہ
کھوپڑی کہاں ہے؟" شالی نے بادشاہ کی
بات کا جواب دینے کی بجائے گولے سے

مخاطب ہوکر پوچھا۔

"پجارن! وہ کھوپڑی اسی محل کے ایک
خفیہ تہہ خانے میں موجود ہے۔ اس خفیہ
تہہ خانے کا راستہ اسی کمرے کی شمالی
دیوار کی جڑ میں ہے۔ مگر اس تہہ خانے
میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" گولے
سے جواب ملا۔

"شالی! اس سے پوچھو۔ انسان داخل نہیں
ہوسکتا۔ کوئی جانور تو داخل ہوسکتا ہے؟"
چھن چھنگلو نے فوراً ہی شالی سے مخاطب
ہوکر پوچھا۔

"بتاؤ گولے! کیا اس تہہ خانے میں
کوئی جانور داخل ہوسکتا ہے"؟ شالی نے گولے
سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"ہاں پجارن! تہہ خانے میں داخلہ صرف
انسان کا ممنوع ہے۔ جانور اس میں داخل
ہوسکتا ہے۔" گولے نے جواب دیا۔

"اوہ! پھر تو یہ کام چنگلو بندر آسانی سے
کرسکتا ہے۔ مگر وہ نجانے اس وقت کہاں

ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"میں حاضر ہوں چھن چھنگو۔" اچانک پنگو بندر کی آواز پشت پر سنائی دی اور چھن چھنگو اور شالی چونک کر مڑے تو انہوں نے دیکھا کہ پنگو بندر ان کی پشت پر موجود تھا۔

"میں نے سارا محل چھان مارا ہے چھن چھنگو۔ مگر وہ کھوپڑی مجھے کہیں دکھائی نہیں دی۔" پنگو بندر نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم وقت پر آگئے ہو۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شالی! گولے سے پوچھو کہ تہہ خانے کا راستہ کیسے کھلے گا۔" چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور شالی نے گولے سے پھر یہی سوال کر دیا۔

"پجارن! اس تہہ خانے کا راستہ صرف بادشاہ کو معلوم ہے۔ وہی بتا سکتا ہے۔" گولے نے جواب دیا۔

"اور میں کسی قیمت پر تہہ خانے کا راستہ نہیں بتاؤں گا۔ بس تمہارے ہاتھ میں صرف یہی رعایت کرسکتا ہوں کہ تمہیں زندہ سلامت آگ نگری سے باہر بھیج دوں۔" بادشاہ نے بڑے مغرورانہ انداز میں کہا۔

"تم تو کیا، تمہارا باپ بھی راستہ بتائے گا۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میں ہرگز نہیں بتاؤں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔" بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پنگو! اب یہ تمہارا کام ہے کہ بادشاہ سے اس تہہ خانے کا راستہ پوچھو اور پھر تہہ خانے میں داخل ہو کر وہ کھوپڑی لے آؤ۔" چھن چھنگو نے پنگو بندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی لو چھن چھنگو۔" پنگو نے جواب دیا اور پھر وہ اچھل کر بادشاہ کے کندھے پر سوار ہو گیا۔

اس نے بادشاہ کے کندھے پر بیٹھ کر
بڑی بے دردی سے اس کی بڑی بڑی
مونچھوں کو نوچنا شروع کر دیا۔ وہ مونچھ
کے دو تین بال پنجے میں پکڑتا اور پھر
ایک جھٹکے سے انہیں نوچ لیتا اور بادشاہ
کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل جاتیں۔
پنگلو بندر بڑے اطمینان سے اپنے شغل
میں مصروف تھا۔
"ٹھہرو ٹھہرو بتاتا ہوں"۔ بادشاہ نے تکلیف
سے بے چین ہوکر کہا اور پنگلو نے اپنا
ہاتھ روک لیا۔
"شمالی دیوار کے آخری کونے میں ایک
اینٹ ابھری ہوئی ہے۔ اس پر پیر مارو
تو تہہ خانے کا راستہ کھل جائے گا"۔
بادشاہ نے جواب دیا۔
اور چھن چھنگلو نے جھپٹ کر وہ اینٹ
ڈھونڈی اور پھر اس پر پیر مارتے ہی
دیوار درمیان سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں
نیچے تہہ خانے میں جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف

نظر آرہی تھیں۔
راستہ بنتے ہی پنگلو بندر، بادشاہ کے
کندھے سے اترا اور پھر تیزی سے
اڑتا چلا گیا۔
اندر کمرے میں ایک الماری رکھی ہوئی
تھی جس کے ایک خانے میں وہ کھوپڑی
موجود تھی۔
پنگلو نے لپک کر وہ کھوپڑی اٹھائی
اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں
پہنچ گیا۔ اور اس نے وہ کھوپڑی چھن چھنگلو
کے ہاتھ میں دے دی۔
ابھی چھن چھنگلو نے کھوپڑی کو ہاتھ میں
پکڑا ہی تھا کہ اچانک سارے گوش چھن چھنگلو
سے وہ کھوپڑی چھیننے کے لئے جھپٹ
پڑے۔ مگر چھن چھنگلو نے جھکائی دے کر
ان کا وار بچایا اور پھر وہ کمرے میں
گوشوں سے بچنے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے
لگا۔ مگر گوش تو جیسے پاگل ہوگئے تھے۔
"رک جاؤ۔ میں پُجارن تمہیں حکم دیتی

ہوں کر رک جاؤ"۔ شاملی نے چیخ کر کہا۔
"نہیں! یہ نہیں رک سکتے۔ یہ کھوپڑی ہر قیمت پر حاصل کریں گے۔ یہ ان کی فطرت میں شامل ہے اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ اچانک بادشاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ادھر چھن چھنگو جھکائی دے کر بار بار گوشوں کے پنجے سے نکل جاتا تھا۔ مگر اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ زیادہ دیر ان سے نہیں بچ سکتا۔ اس نے دوڑتے دوڑتے انتہائی پھرتی سے کھوپڑی کی ناک کے سوراخ میں انگلی ڈالی اور پھر جیسے ہی اس کی انگلی گلے میں لٹکتی ہوئی زنجیر سے ٹکرائی، اس نے انتہائی پھرتی سے ایک جھٹکا دیا اور زنجیر ٹوٹ گئی۔

زنجیر کے ٹوٹتے ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں ہی دھواں چھا گیا۔ کھوپڑی بھی غائب ہو چکی تھی اور

وں لگتا تھا کہ جیسے وہ دھوئیں کے مندر میں غرق ہو گئے ہوں۔
"چھن چھنگو"۔ اچانک شاملی نے چیخ کر ہا۔
یں موجود ہوں شاملی"۔ چھن چھنگو نے ب دیا۔
وہ گولا بھی غائب ہو گیا ہے"۔ شاملی چیختے ہوئے کہا۔
کوئی بات نہیں۔ میرے خیال میں سب ہی غائب ہو گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے ے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے

دھواں آہستہ آہستہ چھٹتا چلا گیا اور جب دھواں غائب ہو گیا۔ تو وہاں نہ محل تھا، نہ مندر اور نہ ہی شہر۔ ہر طرف وادی کی زمین پھیلی تھی۔ شاملی، چھن چھنگو اور پینگو بندر علاوہ سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔
پھر انہیں دور سے آگ کے کنوئیں

میں قید لڑکیاں دکھائی دیں جو حیرت سے
ارد گرد دیکھ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد
وہ ان کے پاس دوڑ کر آ گئیں۔
"یہ سب کیسے ہوگیا؟" لڑکیوں نے
بے اختیار ہوکر پوچھا۔
"یہ سب کچھ شاملی کی ہمت کی وجہ
سے ہوا ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"نہیں چھن چھنگو! آخر میں کھوپڑی کا طلسم
توڑنے میں تم نے ہمت کی ہے
سچ پوچھو تو اگر چھنگو نہ ہوتا تو ہم
کھوپڑی حاصل ہی نہ کرسکتے۔" شاملی نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"بہرحال مجھے خوشی ہے کہ ظالم ختم
ہوگیا ہے۔ اب میری صلاحیتیں بھی واپس
آگئی ہیں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
اور پھر انہوں نے لڑکیوں سے ان
کے گھروں کے پتے پوچھے اور شاملی
اپنے جادو کے زور سے ان سب کو

ہی لمحوں میں ان کے گھروں تک پہنچا
دیا۔
"اب کیا کرنا ہے چھن چھنگو؟ یہ ظالم
تو ختم ہوا۔" شاملی نے چھن چھنگو کا ہاتھ
پکڑتے ہوئے کہا۔
"کرنا کیا ہے۔ کسی اور ظالم کو تلاش
کرتے ہیں۔ ہماری تو زندگی کا مقصد
ہی ظلم کا خاتمہ کرنا ہے۔" چھن چھنگو
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اب تو مجھے ساتھ لے جانے میں
گھبراؤ گے؟" شاملی نے سنجیدہ ہوکر پوچھا
"ارے نہیں شاملی! اب تو تم ہماری پکی
ساتھی بن گئی ہو۔" چھن چھنگو نے جواب
دیا اور شاملی بے اختیار ہنس پڑی۔

ختم شد

چھن چھنگلو کے حیرت انگیز کارنامے
چھن چھنگلو اور لوزاٹا جن
مصنف :- مظہر کلیم ایم اے
لوزاٹا جن — ایک خوفناک اور طاقتور جن جس نے اپنے بھائی جاگونہ جن کا انتقام لینے کی قسم کھائی تھی —
لوزاٹا جن — جو جاگونہ جن کا انتقام لینے کے لئے چھن چھنگلو کو ساری دنیا میں تلاش کرتا پھر رہا تھا —
لوزاٹا جن — اور چھن چھنگلو کا خوفناک اور لرزہ خیز مقابلہ —
لوزاٹا جن — جس کے مقابلے میں چھن چھنگلو کی صلاحیتیں بھی اس کے کام نہ آئیں۔
لوزاٹا جن — جس نے چھن چھنگلو، پنگو بندر اور شاملی کو خوفناک چیتوں اور آدم خور چمگادڑوں کے کنوئیں میں قید کر دیا —
لوزاٹا جن — جو چھن چھنگلو کے لئے موت کا پیغام تھا —
کیا لوزاٹا جن — جاگونہ جن کا انتقام لینے میں کامیاب ہو گیا ؟
انتہائی خوفناک — حیرت انگیز اور دلچسپ ناول
شائع ہو گیا ہے
یوسف برادرز — پبلشرز، بکسیلرز، پاک گیٹ ملتان
بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی
جادوگر بادشاہ
مصنف :- ظہیر احمد
جادوگر بادشاہ — جس نے دو دیوزاد شہزادیوں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔
جادوگر بادشاہ — جو اژدہا دیو کو اپنا غلام بنانا چاہتا تھا۔
اژدہا دیو — جس نے جادوگر بادشاہ کو شکست دینے کی ہر ممکن کوشش کی مگر —
اژدہا دیو — جسے جادوگر بادشاہ نے جالو کے حوالے کر دیا۔ جالو کون تھا ؟
شہزادہ باقر — جس نے جادوگر بادشاہ کی قید سے اژدہا دیو کو آزاد کرانے کی کوشش کی مگر ؟
شہزادہ باقر — جسے جادوگر بادشاہ نے جلا کر راکھ کر دیا۔
شہزادہ باقر — جو جادوگر بادشاہ کی موت کے لئے اندھے کنوئیں میں کود گیا۔
ارغون جن — جس نے شہزادہ باقر کے سر پر بیس من وزنی گرز دے مارا
شہزادہ باقر کا کیا حشر ہوا ؟
تین خوفناک طلسم — جسے تباہ کرنا شہزادہ باقر کے لئے بے حد ضروری تھا۔ وہ تین طلسم کیا تھے — ؟ کیا انہیں شہزادہ باقر تباہ کر سکا یا — ؟
جادو طلسم سے بھرپور ایک خوفناک کہانی۔ بالکل نئے اور انوکھے انداز میں لکھی گئی یہ کہانی آپ کو ہمیشہ یاد رہے گی۔
یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان